مولانا عبدالحق چوحان رحمہ اللہ

اسلام اور مزدور

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو جس امتیازی فطرت سے تخلیق کیا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اپنے اقتصادی اور معاشی ضروریات کی تکمیل کے لئے ہم نوع افراد کا محتاج ہو اور اسی احتجاج اور باہمی ضرورت میں ہر دو فریق کے منافع مربوط اور موقوف ہوتے ہیں۔ اجیر اگر اجر کا محتاج ہے تو آجر بھی اجیر کے احتجاج سے مستثنیٰ نہیں ہوسکتا۔ اس لئے کہ آجر کی دولت میں جب تک اجیر کی محنت اور اس کے پسینہ کی آمیزش نہ کی جائے اس وقت تک اس کی دولت میں اضافہ کا تصور ناممکن ہے اگر ایک آدمی کے پاس سرمایہ کا ذخیرہ مجتمع ہے تو انسانی ہمدردی اور فطرت کا تقاضا ہے کہ اس سرمایہ کی منفعت کو وسعت دیکر زیادہ سے زیادہ افراد انسانی کو اس سے نفع اندوز ہونے کا موقع فراہم کیا جائے اسلام کے معاشی نقطۂ نظر سے سرمایہ سے حصول منفعت کی مختلف صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ شرعی احکام کے مطابق سرمایہ کی ایک خاص مقدار پر اس سے زکوٰۃ کی ادائیگی فرض قرار دے دی گئی اس کے مصارف میں اپاہج اور کسب و الکتاب سے معذور افراد شامل ہیں زکوٰۃ چونکہ ایک عبادت ہے اس لئے شرعی احکام کا فرض شناس انسان خود ہی رضا کارانہ طور پر اس کی ادائیگی کا اہتمام کرتا ہے اور شرعی قانون محاصل کے اعتبار سے متمول افراد پر لازم ہے کہ وہ نادار اور عاجز لوگوں کی ضروریات زندگی کی فراہمی میں انکا تعاون کریں اگر وہ اس فرض کی ادائیگی میں کامل سستی کریں تو اسلامی ریاست انکا مواخذہ کرنیکی مجاز ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق دولت کا انجماد اور ارتکاز ناجائز ہے اس لئے جس شخص کے پاس دولت ہو اس پر لازم ہے کہ وہ اس دولت کو گردش میں لا کر بنی نوع انسان کے لئے منافع حاصل کرنے کے مواقع فراہم کرے اور گردش دولت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اس کو کاروبار میں صرف کیا جائے خواہ وہ تجارت ہو یا صنعت و حرفت کے مراکز ہوں یہ مراکز افراد انسانی کے دو طبقات پر مشتمل ہوتے ہیں معاشی نظام کی اصلاح کے مطابق کام کرنے والے افراد کو اجیر کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور کام دینے والے افراد کو آجر کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے آجر اور اجیر کے باہمی روابط اور تعلق کی بنا پر جو معاشرہ تشکیل پذیر ہوتا ہے انسانی ذہن کی اختراع کردہ نظام معیشت نے ان افراد کے درمیان جس طرح باہمی تعلق کی نوعیت کا جو تصور پیش کیا ہے وہ یہ ہے کہ آجر اور اجیر دو مختلف طبقے ہیں ان میں سے اجیر کا تعلق معاشرہ کے اس طبقہ سے ہے جو کہ قعرِ مذلت میں ڈوبا ہوا ہے اور آجر کا تعلق معاشرہ کے اس طبقہ سے ہے جو کہ سرمایہ کی بنیاد پر اوج ثریا کی مقام رفعت پر جلوہ افروز ہے اور ان کے درمیان یہ طبقاتی تقسیم ایک حدِ فاصل ہے اور اس تقسیم کے باعث آجر اور اجیر کے درمیان ہمیشہ نفرت و عداوت کی نہ بجھنے والی آگ کی چنگاری سلگتی رہتی ہے لیکن اس نے معاشی طور پر باہمی روابط اور تعلق کا جو تصور پیش کیا ہے وہ اس تصور کے بالکل ہی خلاف ہے اسلام کے نظریہ معاشرہ کے مطابق آجر اور اجیر ایک دوسرے کے بھائی

ہیں ان کے درمیان اس معاشرتی تفاوت کا تصور ہی نہیں جسکی وجہ سے عداوت اور نفرت کے جذبات کی نشوو نما ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "لاریب" تمہارے خادم تمہارے بھائی ہیں حق تعالیٰ نے ان کو تمہارے ماتحت کر دیا ہے سو جس کے بھائی ہیں اس کے ماتحت اسے چاہو کہ جو خود کھاتا ہے اسے بھی کھلائے اور جو خود پہنتا ہے اسے بھی پہنائے اور تم ان پر اتنا کام نہ لادو جو ان کو مغلوب کر دے اور اگر ان سے زائد کام کرو تو ان کی امداد کرو ایک دوسری حدیث میں ہے کہ

"جب تم میں سے کسی کا خادم اپنے آقا کے لئے کھانا تیار کر لے پھر تیار کھانا آقا کے پاس لیکر آئے دوران کھانا پکانے میں اس کے دھوئیں اور گرمی کی مشقت کو اس خادم نے برداشت کیا ہو تو چاہئے کہ وہ مالک اسے اپنے ساتھ بٹھائے اور کھانا کھلائے"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان فرامین سے جن احکام کا استخراج ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ محنت کشوں سے بطور اجیر کام لینے والوں کیلئے لازم ہے کہ وہ تمام مزدوروں کو اسلامی اخوت مساوات کے مطابق اپنا برابر کا بھائی سمجھیں یعنی دونوں کے تعلقات ہر چیز میں اسی نوعیت کے ہوں جیسے بھائی کے بھائی سے ہوتے ہیں اور کم از کم خوراک لباس رہائش تمام معاشی حالت اور بہتر کا کردگی میں آجروں اور اجیروں دونوں کی معاشی سطح برابر ہو آجر اور اجیر کی اس بھائی چارے کے تصور بغیر اسلام کے کسی نظام معیشت میں موجود نہیں اور اگر مزدور سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہو جائے تو اس کے متعلق بھی آپ کا فرمان ہے کہ مزدور کو ان کی مزدوری اس کا ٹپکتا ہوا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔ جب تک معاشرہ کی تکمیل اسی اخوت اور مساوات کی بنیاد پر قائم نہ کی جائی اس وقت تک آئے دن کے یہ ہنگامے اور جلوس کی یہ ہڑتالیں اور طبقاتی کشمکش کے بھڑکتے ہوئے یہ شعلے کبھی ختم نہیں ہوسکتے۔

مزدوروں کا دن

اعجاز رحمانی

یہ جو شکاگو کا قصہ ہے
ذکر ہے کچھ مجبوروں کا
نام ہے یوم خندق جس کا
دن ہے وہی مزدوروں کا
سب سے بڑے انسان نے جس دن
پیٹ پر پتھر باندھے تھے
سر نیچا اس روز ہوا تھا
دنیا کے مغروروں کا !